اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" (لاہور) نے یہ خبر شائع کی ہے کہ "پاکستان کمیشن برائے قانون نے گستاخِ رسول ﷺ کے بل کا مسوّدہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کو مزید نظرِ ثانی کے لیے بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ سپریم کورٹ کے کانفرنس روم میں جسٹس نسیم حسن شاہ کے زیرِ صدارت ہونے والے ایک اجلاس میں کیا گیا ہے۔ کمیشن نے محسوس کیا ہے کہ اس قانون کو پولیس اور دیگر فرقہ جات کی تنظیمیں ذاتی عناد کی وجہ سے غلط استعمال کرتی ہیں۔" (اشاعت بابت یکم تا ۱۵ مارچ ۱۹۹۴ء)

"پاکستان کمیشن برائے قانون" نے گستاخِ رسول ﷺ سے متعلق قانون کے سلسلے میں جو اقدام کیا ہے، یہ ایک حد تک مسیحی اداروں اور اُن کی حامی سیکولر تنظیموں کی جیت ہے۔ توہینِ رسالت کے قانون کے نفاذ (۱۹۹۱ء) سے اب تک مسیحی رہنما اور اُن کی تنظیمیں اِس کی مسلسل مخالفت کر رہی ہیں اور اُن کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ قانون کو بعض افراد نے غلط طور پر استعمال کیا ہے۔ یہ بات اپنے طور پر حقیقت ہے کہ اب تک عدالت سے کسی شخص کو اِس قانون کے تحت سزا نہیں ملی، تاہم اگر کسی شخص پر، چاہے وہ نام نہاد مسلمان ہو یا غیر مسلم، گستاخیِ رسالت ﷺ کا الزام ثابت ہو جائے تو اُسے سزا ملنا چاہیے۔ اِس بارے میں جمہور مسلمانوں کے درمیان کبھی اختلاف نہیں رہا۔ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ کی "الصارمَ المسلول علی شاتم الرسول"، تقی الدین ابوالحسن علی السبکی کی "السیف المسلول علی من سبّ الرسول" اور علامہ ابن عابدین شامی کی "تنبیہ الولاۃ و الحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام" اُمت مسلمہ کے اِس اجماعی نقطۂ نظر کی تائید کرتی ہیں۔ زیرِ نظر اشاعت میں شاتمِ رسول ﷺ کی سزا کے حوالے سے ایک مقالہ شامل کیا جا رہا ہے جو مسلم نقطۂ نظر کی تفہیم میں معاون ہوگا۔

گستاخیِ رسالت کے قانون کے حوالے سے یہ بات پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ اگر کوئی بد نیّت پیغمبر اسلام ﷺ کا مقدس نام ذاتی عناد یا مفاد کی خاطر استعمال کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی بد نصیب نہیں۔ آخرت میں اُسے اپنی کارکردگی کی جو سزا ملے گی، وہ تو اپنی جگہ مگر ایسے شخص کو دُنیا میں بھی سزا ملنا چاہیے۔ اگر عدالت محسوس کرے کہ کسی شخص نے دوسرے فرد پر بد نیّتی کی بنیاد پر الزام لگایا ہے تو الزام لگانے والے کو اس کی سزا دی جائے مگر یہ کہنا قرینِ عقل و انصاف نہیں کہ سرے سے قانون ہی منسوخ کر دیا جائے یا اس میں ایسی ترمیم کر دی جائے کہ دریدہ دہنوں کو گستاخیِ رسالت کا لائسنس مل جائے۔

سیکولر طبقے اور اسلام سے ناواقف مسیحی "سیاست دانوں" سے قطع نظر اسلام کا مطالعہ رکھنے والے

مسیحی اہلِ علم سمجھتے ہیں کہ موجودہ قانون توہینِ رسالت اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق ہے۔ ڈاکٹر پادری کے۔ ایل۔ ناصر صاحب کے دینیاتی نقطۂ نظر سے شاید بہت سے مسیحیوں کو اختلاف ہو مگر جہاں تک اُن کے علم و نظر کا تعلق ہے، اس سے شاید ہی کوئی باخبر مسیحی انکار کر سکے۔ ان کی ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ "کلامِ حق" (گوجرانوالہ) نے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے کہ "مسیحی قوم تعزیراتِ پاکستان دفعہ ۲۹۵۔ سی یعنی [دفعہ متعلق بہ] گستاخ رسول کے مخالف نہیں۔" (اشاعت مارچ ۱۹۹۴ء) ضرورت اِس امر کی ہے کہ مسیحی برادری اِس بات کو سمجھے کہ یہ قانون کسی نام نہاد مسلمان کے خلاف بھی اُسی طرح نافذ العمل ہے جس طرح توہینِ رسالت کے مرتکب کسی دوسرے مذہب کے پیروکار کے لیے۔

آخر میں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ مسلمان اپنے عقیدے کی رُو سے حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دوسرے انبیائے کرام کی تعظیم و احترام کے پابند ہیں۔ اگر قانون توہینِ رسالت کا دائرہ وسیع کر کے دوسرے انبیاء کی توہین کرنے والے کو بھی مستوجبِ سزا قرار دیا جائے تو درست ہوگا۔